# سجدۂ شکر

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مصیبت کے ٹل جانے، بیماری سے شفا حاصل ہونے، خوش خبری کے ملنے یا بڑی نعمت کے نصیب ہونے پر سجدۂ شکر کرنا مشروع و مستحب ہے۔

❁ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، جو کہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور اس بنا پر ان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے تھے، وہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ، أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ، بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ: يَا كَعْبُ ابْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا، حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا.

''میں نے جبلِ سلع پر چڑھ کر منادی کرنے والے شخص کو سنا، وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ (کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے)۔ میں سجدۂ (شکر) میں گر گیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ خوش حالی آ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھ کر اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ پھر لوگ ہمیں خوش خبری دینے کے لیے آنے لگے۔'' (صحيح البخاري: 4418، صحيح مسلم: 2769)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرُ سُرُورٍ، أَوْ بُشِّرَ بِهٖ، خَرَّ سَاجِدًا، شَاكِرًا لِلّٰهِ.

''بلاشبہ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی خوشی والا معاملہ آتا یا آپ ﷺ کو خوش خبری دی جاتی، تو آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر جاتے۔''

(سنن أبي داوٗد : 2774، سنن الترمذي : 1578، وقال : حسنٌ، سنن ابن ماجه : 1394، وسندهٗ حسنٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ .

''اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ سجدۂ شکر کو مشروع سمجھتے ہیں۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورت ص میں سجدہ کیا اور فرمایا:

سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا .

''داود علیہ السلام نے اس میں توبہ کرتے ہوئے سجدہ کیا اور ہم سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔''

(سنن النّسائي : 957، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَقِيتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي، وَقَالَ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ : مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا .

''جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے خوش خبری سنائی، آپ کا رب فرماتا ہے: جو آپ پہ درود پڑھے گا میں اس پہ رحمت کروں گا، جو آپ پر سلام کہے گا، اس پر سلامتی اتاروں گا۔ یہ سن کر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم :550/1، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ أَصَحَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

''سجدۂ شکر کے متعلق اس سے زیادہ صحیح حدیث میرے علم میں نہیں۔''

۞ سفر سے واپسی کی دعا کے الفاظ ﴿سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا﴾ شرح میں علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) لکھتے ہیں:

شُكْرًا لِّنِعْمَتِهٖ عَلَيْنَا سَجْدَةَ الشُّكْرِ .

''ہم نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔''

(شرح سنن أبي داود : 85/12)

احادیثِ مبارکہ، فعلِ صحابی اور اکثر اسلافِ امت کے خلاف امام ابوحنیفہ کا موقف بھی سنتے چلیں:

سَجْدَةُ الشُّكْرِ لَا عِبْرَةَ لَهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَهِيَ مَكْرُوهَةٌ عِنْدَهٗ، لَا يُثَابُ عَلَيْهَا، وَتَرْكُهَا أَوْلٰى، وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى : هِيَ قُرْبَةٌ، يُثَابُ عَلَيْهَا .

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سجدۂ شکر کا کوئی اعتبار نہیں۔ان کے نزدیک یہ سجدہ مکروہ ہے،اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا، بلکہ اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔اس کے برعکس امام ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی رحمہما اللہ کا کہنا ہے کہ یہ نیکی کا کام ہے،اس پر ثواب ملتا ہے۔''

(فتاوی عالمگیری : 135/1، 136)

احناف اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منسوب مذہب کے خلاف امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمہما اللہ کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سجدۂ شکر کو مشروع و مستحب قرار دیتے ہیں اور یہی ان کے ہاں مفتیٰ بہ قول ہے۔

❀ علامہ حصکفی حنفی (۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

سَجْدَةُ الشُّكْرِ مُسْتَحَبَّةٌ بِهٖ يُفْتٰى .

''سجدہ شکر مستحب ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔''

(الدّرُ المختار، ص 105)

سجدہ شکر کے لیے وضو ضروری نہیں، بے وضو بھی سجدہ شکر کیا جا سکتا ہے، اس کے لیے قبلہ کی طرف متوجہ ہونا بھی ضروری نہیں، کسی بھی سمت کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تکبیر اور سلام نہیں، اگر تکبیر کہہ دے، تو کوئی حرج نہیں۔

❀ ابو قلابہ اور محمد بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ قَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ .

''اگر کوئی شخص نماز کے علاوہ سجدہ تلاوت کرے، تو تکبیر کہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 4186، وسندهٗ صحيحٌ)

